سوال

(213) عورت بال کٹا سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہنسلو سے ایک بہن پوچھتی ہے۔ عورتوں کےلئے بال کٹوانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک عورتوں کے بال کٹوانے کا مسئلہ ہے تو موجودہ دور میں یہ فیشن اور مغرب کی تقلید میں کیا جاتا ہے اور عام طور پر وہی عورتیں بال کٹواتی ہیں جو مغربی تہذیب کی دلدادہ ہوتی ہیں اور اسلامی تعلیمات سے انہیں زیادہ لگاؤ نہیں ہوتا وہ صرف فیشن اوراپنے حسن کی نمائش کےلئے یہ سب کچھ کرتی ہیں۔ چونکہ وہ بال غیروں کے سامنے حسن نمائی کےلئے کٹواتی ہیں اس لئے اس کے بعد وہ دوپٹے یا چادر سے بھی اپنے آپ کو آزاد کرلیتی ہیں۔ اس طرح ایک برائی سے ایک دوسری برائی جنم لیتی ہے جو پہلی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ آزاد خیال عورتیں یہ سارے کام شمع محفل بننے کے شوق میں کرتی ہیں نہ کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں۔ اس لئے اس عمل کو کسی شکل میں بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ سوائے اس کے کہ کسی عورت کو بیماری یا کسی دوسری مجبوری کی وجہ سے بال کٹوانے پڑجائیں تو یہ الگ بات ہے۔

کسی دوسری قوم کے ایسے فعل کی نقل کرنا جس میں مسلمانوں کا دینی یا دنیاوی کوئی فائدہ بھی نہ ہو ہرگز جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''من تشبہ بقوم فھو منھم۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی۔ ۹ ص ۱۵۱ رقم الحدیث ۸۳۲۳)

''جس نے کسی دوسری قوم کی نقل کی تو گویا کہ وہ انہی میں سے ہے۔'' کیونکہ وہ ان کے اعمال وافعال اور تہذیب وتمدن کو بہتر وبرتر سمجھتا ہے اور بھی متعدد احادیث میں یہود ونصاریٰ اور غیر مسلموں کی نقل اور تقلید سے منع کیا گیا ہے۔

ایک اور لحاظ سے بھی بال کٹوانے کا فعل ناجائز قرار دیا جاسکتا ہے کہ ایسی عورتیں بالوں کا اسٹائل مردوں کی طرح بنالیتی ہیں اور بعض اوقات تو مرد وعورت میں پہچان بھی مشکل ہوجاتی ہے 'اس انداز سے بال کٹوائے جاتے ہیں۔ جب کہ رسول اکرم ﷺ نے اس روش سے بھی منع فرمایا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ

"لعن رسول اللہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال۔" (مشکوۃ للالبانی ج ۲ کتاب اللباس باب الترجل رقم الحدیث ۴۴۲۹)

''آپ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔''

اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

اب اس میں لباس' چال چلن' بول چال اور بالوں کی تراش خراش سب کچھ آجاتا ہے۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اظہار زینت کےلئے غیروں کے سامنے جسم کے کسی حصے کی بھی نمائش عورت کےلئے حرام ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بال کٹوا کر پھر انہیں دکھانے کےلئے ایسی عورتیں اکثر و پیشتر دوپٹے یا چادر سے بے نیاز ہوجاتی ہیں۔ تو اس انداز سے اظہار زینت نص قرآنی سے حرام و ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا لِبُعولَتِهِنَّ أَو ءابائِهِنَّ أَو ءاباءِ بُعولَتِهِنَّ أَو أَبنائِهِنَّ أَو أَبناءِ بُعولَتِهِنَّ أَو إِخوٰنِهِنَّ أَو بَنى إِخوٰنِهِنَّ أَو بَنى أَخَوٰتِهِنَّ أَو نِسائِهِنَّ أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُنَّ أَوِ التّـٰبِعينَ غَيرِ أُولِى الإِربَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفلِ الَّذينَ لَم يَظهَروا عَلىٰ عَورٰتِ النِّساءِ ٣١ ... سورة النور

''اور وہ (عورتیں) اپنا بناؤ سنگھار ان لوگوں کے سوا کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں اپنے خاوند' اپنے باپ' خاوند کے باپ' اپنے بیٹے' خاوند کے بیٹے' بھائی' بھائیوں کے بیٹے' بہنوں کے بیٹے' اپنے میل جول کی عورتیں اپنے غلام' وہ مرد جو کسی قسم کی خواہش نہ رکھتے ہوں اور بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوں۔''

اب مندرجہ بالا رشتوں کے سوا عورت کےلئے اپنے سر' بازوؤں یا پنڈلیوں کی نمائش کسی کے سامنے جائز ہے نہ تنہائی میں نہ کسی عام اجتماع یا مجلس میں۔ خود رسول اللہ ﷺ سے بھی اس بارے میں سخت وعید آئی ہے جب کہ بال کٹوانے سے اکثر و بیشتر مقصود ہی نمائش ہوتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص461

محدث فتویٰ